Gmail

Darulifta Ashraf-ul-Madaris <darulifta.ashraf@gmail.com>

اجراء ۱۹/ ۸/ ۴۴ھ

جواب ۲۴/ ۸/ ۴۴ھ

(6691)

استفتاء

8 March 2023 at 00:26

السلام علیکم
حضرت اقدس مفتی صاحب امید ہے مزاج بعافیت ہونگے
موجودہ دور میں چونکہ واٹس اپ اور سوشل میڈیا کا استعمال بہت کثرت سے ہوتا ہے تو بعض باتیں اتنی ہی تیزی سے عام ہوتی ہے جیسا کہ شب برات کی آمد کے موقع پر پندرہویں شعبان مغرب کے بعد چھ رکعات انہیں مجربات سے بتایا جاتا ہے اور مندرجہ ذیل نیت سے ادا کیا جاتا ہے

"معمولاتِ اولیائےکرام رحمہم اللہُ السلام سے ہے کہ مغرب کے فرض اور سنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت نفل، دو دو رکعت کرکے ادا کیے جائیں.

پہلی دو رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے :

"یااللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازئ عمر بالخیر عطا فرما."

دوسری دو رکعتوں میں یہ نیت فرمائیے :

"یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما."

تیسری دو رکعتوں کے لیے یہ نیت کیجئے :

"یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر.

مزید تفصیل اس امیل کے ساتھ منسلک ایمیج میں موجود ہے یہ چھ رکعت بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والی عوام میں بہت زیادہ ہے
ایسے ہی دعاء نصف شعبان کا اہتمام دیوبندی مکتبہ فکر میں زیادہ ہے
یہ دو عمل اکثر شب برات سے قبل سوشل میڈیا پر گردش کرتے ہیں اوپر چھ رکعات والا عمل بریلوی مکتب فکر کے یہاں بہت زیادہ عام ہے.
اور صرف دعاء نصف شعبان مع یٰش شریف دیوبندی حضرات بھی عمل کرتے ہیں.
ان دونوں مجربات پر عمل کی کس حد تک گنجائش ہے کیا چھ رکعات نوافل بتائی ہوئی ترتیب سے بتائے ہوئے فوائد کو مستحضر رکھتے ہوئے پڑھی جا سکتی ہے.
یا صرف دعاء نصف شعبان ہی مجربات کے قبیل سے تصور کرتے ہوئے پڑھی جا سکتی ہے اور کیا موجودہ زمانے میں اس قدر ان کا اہتمام اور اس قدر ان پر یقین عوام پیدا ہوگیا ہے جس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کا ترک کرنا مناسب ہے.
اگر کسی اتفاقی موضوع حدیث میں کوئی مجرب عمل/دعا/علاج کا ذکر ہو اور، وہ عمل خلاف شرع بھی نہ ہو.
تواگر کوئی بندہ اس موضوع حدیث کو "موضوع" قرار دے پر اس مجرب عمل پر صرف بطور مجرب عمل/دعا/علاج عمل کرنا چاہے تو کیا یہ جائز ہے کہ نہیں؟
اور اگر جائز ہے تو کن شرائط و ضوابط کے ساتھ ؟
کیا نوافل بھی مجربات کے قبیل سے شمار کی جا سکتی ہے جیسا کہ یہ شب برات کی چھ رکعات وغیرہ

دار الافتاء

3 attachments

۱۵ شعبان المبارک

دُعائے مشائخ در شب براءت

مشائخ سے اس سلسلہ میں ایک دُعا بھی منقول ہے جو پندرھویں شب کو کی جاتی ہے۔ مولانا سیّد عبدالحیؒ سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ (والد بزرگوار حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ) نے اس پر کچھ روشنی ڈالی ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

"شعبان کی پندرھویں شب کو نماز پڑھنا اور دِن کو روزہ رکھنا مسنون ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اِس مبارک شب میں آسمانِ دُنیا سے غروبِ آفتاب سے صبحِ صادق تک تجلّی فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ جو شخص اپنے گناہوں کو بخشوانا چاہتا ہے، وہ آئے، میں اُس کے گناہوں کو بخش دونگا۔ جو شخص رزق حاصل کرنا چاہے میں اُس کو روزی دُوں گا۔ جو کسی مصیبت میں مُبتلا ہو اُس کو تندرست کروں گا۔

بزرگوں سے ثابت ہے کہ وہ شب براءت کو نمازِ مغرب کے بعد سُورہ یٰسین تین بار پڑھتے ہیں، اوّل بار عمر درازی کی نیت سے۔ دوسری بار بلاؤں کے دفع کرنے کے واسطے۔ تیسری بار خدا کے سوا کسی اور کا محتاج نہ ہونے کے لئے۔ اور ہر بار سُورہ یٰسین کے بعد درج ذیل دُعا ایک بار پڑھتے ہیں۔ اِس دُعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُن کی حاجت رَوائی فرماتا ہے۔ اور سال بھر تک تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ مجھ کو مشائخ سے دُعا پہنچی ہے۔ میں تمام مسلمانوں کو جو اس کے پڑھنے کے خواہشمند ہوں۔ اجازت دیتا ہوں۔

سیّد نفیس الحسینیؒ

دار الافتاء

دُعَاء

اَللّٰهُمَّ يَا ذَا الْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَا الْجَلَالِ
وَالْإِكْرَامِ يَا ذَا الطَّوْلِ وَالْإِنْعَامِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهْرَ
اللَّاجِئِينَ وَجَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ وَأَمَانَ الْخَائِفِينَ اَللّٰهُمَّ
إِنْ كُنْتَ كَتَبْتَنِي عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا أَوْ مَحْرُومًا
أَوْ مَطْرُودًا أَوْ مُقْتَرًا عَلَيَّ فِي الرِّزْقِ فَامْحُ اللّٰهُمَّ
شَقَاوَتِي وَحِرْمَانِي وَطَرْدِي وَإِقْتَارَ رِزْقِي وَأَثْبِتْنِي
عِنْدَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ سَعِيدًا مَرْزُوقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ
فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ فِي كِتَابِكَ الْمُنْزَلِ عَلَى لِسَانِ
نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ
الْكِتَابِ إِلٰهِي بِالتَّجَلِّي الْأَعْظَمِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ
شَعْبَانَ الْمُكَرَّمِ الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَيُبْرَمُ أَنْ
تَكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا نَعْلَمُ وَمَا أَنْتَ بِهِ
أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ

دار الإفتاء

اولیائے کرام کے معمولات میں سے ہے کہ 15 شعبان مغرب کے فرض وسنّت وغیرہ کے بعد 6 رکعت نفل 2، 2 رکعت کر کے ادا کئے جائیں۔

پہلی 2 رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ! ان 2 رکعتوں کی برکت سے مجھے درازیِ عمر بالخیر (خیر والی لمبی عمر) عطا فرما۔

دوسری 2 رکعتوں میں یہ نیت فرمائیے: "یا اللہ! ان 2 رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔

تیسری 2 رکعتوں کیلئے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ! ان 2 رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔

ان 6 رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد جو چاہیں وہ سورتیں پڑھ سکتے ہیں، چاہیں تو ہر رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد 3، 3 بار سورۃ الاخلاص پڑھ لیں۔

ہر 2 رکعت کے بعد 21 بار قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد (پوری سورت) یا 1 بار سورۂ یٰسٓ شریف پڑھئے بلکہ ہو سکے تو دونوں ہی پڑھ لیجئے۔

یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی ایک شخص بلند آواز سے یٰسٓ شریف پڑھے اور دوسرے خاموشی سے خوب کان لگا کر سنیں۔

اس میں یہ خیال رہے کہ سننے والا اس دوران زبان سے یٰسٓ شریف بلکہ کچھ بھی نہ پڑھے اور یہ مسئلہ خوب یاد رکھئے کہ جب قرآن کریم بلند آواز سے پڑھا جائے تو جو لوگ سننے کیلئے حاضر ہیں ان پر فرضِ عین ہے کہ چپ چاپ خوب کان لگا کر سنیں۔

اِنْ شَآءَ اللہ رات شروع ہوتے ہی ثواب کا انبار لگ جائے گا۔ ہر بار یٰسٓ شریف کے بعد دُعائے نصف شعبان بھی پڑھئے۔

(فیضان رمضان، صفحہ 348)

DAWATEISLAMI.NET

دارالافتاء

السلام علیکم

حضرت اقدس مفتی صاحب امید ہے مزاج بعافیت ہونگے موجودہ دور میں چونکہ واٹس ایپ اور سوشل میڈیا کا استعمال بہت کثرت سے ہوتا ہے تو بعض باتیں اتنی ہی تیزی سے عام ہوتی ہیں جیسا کہ شب برات کی آمد کے موقع پر پندرہویں شعبان مغرب کے بعد چھ رکعات انہیں مجربات سے بتایا جاتا ہے اور مندرجہ ذیل نیت سے ادا کیا جاتا ہے:

"معمولات اولیائے کرام رحمہم اللہ سے ہے کہ مغرب کے فرض اور سنت وغیرہ کے بعد چھ رکعت نفل، دو دو رکعت کر کے ادا کیے جائیں. پہلی دو رکعتوں سے پہلے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے درازئ عمر بالخیر عطا فرما۔"

دوسری دو رکعتوں میں یہ نیت فرمائیے: "یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے بلاؤں سے میری حفاظت فرما۔"

تیسری دو رکعتوں کے لیے یہ نیت کیجئے: "یا اللہ عزوجل ان دو رکعتوں کی برکت سے مجھے اپنے سوا کسی کا محتاج نہ کر۔

یہ چھ رکعت بریلوی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والی عوام میں بہت زیادہ ہے ایسے ہی دعاء نصف شعبان کا اہتمام دیوبندی مکتب فکر میں زیادہ ہے، یہ دو عمل اکثر شب برات سے قبل سوشل میڈیا پر گردش کرتے ہیں۔ان دونوں مجربات پر عمل کی کس حد تک گنجائش ہے ؟ کیا چھ رکعات نوافل بتائی ہوئی ترتیب سے بتائے ہوئے فوائد کو مستحضر رکھتے ہوئے پڑھی جاسکتی ہے یا صرف دعا نصف شعبان ہی مجربات کے قبیل سے تصور کرتے ہوئے پڑھی جاسکتی ہے اور کیا موجودہ زمانے میں اس قدر ان کا اہتمام اور اس قدر ان پر یقین پیدا ہو گیا ہے جس کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ان کا ترک کرنا مناسب ہے۔اگر کسی اتفاقی موضوع حدیث میں کوئی مجرب عمل / دعا / علاج کا ذکر ہو اور وہ عمل خلاف شرع بھی نہ ہو۔

تو اگر کوئی بندہ اس موضوع حدیث کو "موضوع" قرار دے پر اس مجرب عمل پر صرف بطور مجرب عمل / دعا / علاج عمل کرنا چاہے تو کیا یہ جائز ہے اور اگر جائز ہے تو کن شرائط وضوابط کے ساتھ ؟ کیا نوافل بھی مجربات کے قبیل سے شمار کی جاسکتی ہے ؟ جیسا کے یہ شب برات کی چھ رکعات وغیرہ۔ آپ کی دعاؤں کا طلبگار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداو مصلیا

واضح رہے کہ اولیاء کرام کے مجربات اگر شریعت کے کسی حکم کے خلاف نہ ہوں تو ان پر بحیثیت مجرب عمل کرنا جائز ہے، بشرطیکہ اسے شریعت کا حکم (سنت، مستحب وغیرہ) نہ سمجھا جائے، نیز مجربات کا اس قدر اہتمام بھی نہ ہو کہ عوام

دار الافتاء

جاری ہے---

اسے لازم اور دین کا حصہ سمجھنے لگیں کیونکہ جو چیز قرآن وحدیث، صحابہ اور تابعین کے عمل سے ثابت نہ ہو اسے دین کا حصہ سمجھنا اور اس ہر دوام اختیار کرنا بدعت جس کا ترک کرنا لازم ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں شب برات کے موقع پر سوال میں مذکور طریقہ کے مطابق نوافل ادا کرنا اور مذکورہ دعا کرنا فی نفسہ جائز ہے لیکن اس کا اسقدر التزام کرنا جس سے وہ بدعت کی حد تک پہنچ جائے جائز نہیں ہے بلکہ اس سے اجتناب لازم ہے۔اور آجکل ان نوافل کے پڑھنے کی بلاوجہ تشہیر کی جارہی ہے جو آگے جاکر بدعت بن سکتی ہے اس لیے حتی الوسع اس کے پھیلاے سے احتیاط کیا جائے۔

نیز موضوع روایت حدیث ہے ہی نہیں کہ اس پر عمل کیا جائے لہذا اگر کہیں ایسی بات مجربات سے ثابت ہو تو حضور اقدس ﷺ کی طرف نسبت کیے بغیر اپنے طور پر عمل کر سکتے ہیں لیکن مجربات کو مجربات کی حد تک رکھنا ہمارے معاشرے میں مشکل ترین بن گیا ہے۔

القرآن الکریم (سورة الانعام، آیت:۱۵۳)

وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ (الآیة)

روح المعانی (57/8) مط: دار احیاء التراث

(ولا تتبعوا السبل) ای الضلالات كما اخرج ابن جرير وابن ابى حاتم عن ابن عباس رضى الله عنهما وفى رواية عنه انها الاديان المختلفة كاليهودية والنصرانية واخرج ابن منذر وعبد بن حميد وغيرهما عن مجاهد انها البدع والشبهات

سنن ابی داؤد (کتاب السنة، باب فی لزوم السنة رقم الحدیث:۴۶۰۶)

عن عائشة رضى الله عنها قالت: قال النبى صلى الله عليه وسلم (من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهو رد)

الاعتصام (15) مط: الدار الاثریة

ومنها: التزام العبادات المعينة فى اوقات معينة لم يوجد لها ذالک التعيين فى الشريعة كالتزام صيام يوم النصف من شعبان وقيام ليلته

واللہ اعلم بالصواب

عمیر

بندہ محمد عمیر عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۴/رمضان/۱۴۴۴ھ

۲۶/مارچ/۲۰۲۳ء

الجواب صحیح

احسان اللہ عفا اللہ عنہ

۴/۹/۱۴۴۴ھ

الجواب صحیح

محمد اللہ عفی عنہ

۷/۹/۱۴۴۴ھ

دار الافتاء

فتوی نمبر ۲۲۶ - ۹۰

مورخہ ۱۲-۹-۱۴۴۴ھ